

حضرت علی علیہ السلام کا جمع کردہ قرآن

<?xml encoding="UTF-8">

تاریخ قرآن کا ایک صفحہ

حضرت علی علیہ السلام اسلام کی وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد قرآن کو جمع کیا۔ روایات کے مطابق آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خانہ نشینی اختیار کر کے فقط چھ مہینہ میں اسکام کو مکمل کر ڈالا ۱ ابن ندیم کے مطابق : پہلا قرآن جسے جمع کیا گیا وہ (حضرت) علی علیہ السلام کا جمع کردہ قرآن تھا۔ یہ قرآن آلجعفر کے پاس ہمیشہ رہا۔ اس کے بعد وہ کہتا ہے : میں نے ایک قرآن ابو یعلیٰ حمزہ حسنی کے پاس دیکھا جو (حضرت) علی علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا گیا تھا۔ اس قرآن کے بعض صفحات غائب ہو چکے تھے۔ اسے (امام) حسن ابن علی علیہ السلام کی اولاد نے میراث میں حاصل کیا تھا ۲ محمد بن سیرین نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ : ابوبکر کی خلافت کے زمانہ میں (حضرت) علی علیہ السلام خانہ نشین ہو گئے اور قرآن کو جمع کرنے لگے۔ نیز کہتا ہے کہ : میں نے عکرمہ سے پوچھا : کیا اس قرآن کی ترتیب و نظم ، بقیہ قرآن کی طرح تھی؟ کیا اس قرآن میں نزول آیات کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا تھا؟ اس نے جواب دیا: اگر جن و انس مل کر بھی علی علیہ السلام کے اس قرآن کی طرح قرآن جمع کرتے تب بھی ان کے لئے یہ کام ممکن نہ تھا۔ ابن سیرین کہتا ہے کہ : میں نے بہت کوشش کی کہ حضرت علی علیہ السلام کے جمع کردہ قرآن کو حاصل کروں مگر می کامیاب نہیں ہوا ۳ اسی طرح ابن جزی کلبی کا بیان ہے کہ : اگر حضرت علی علیہ السلام کا جمع کردہ قرآن مل جاتا تو اس سے بے پناہ علم و حکمت حاصل ہوتے ۴

اس قرآن کے خصوصیات

حضرت علی علیہ السلام نے جس قرآن کو جمع کیا تھا اس میں متعدد خصوصیات تھیں جو بقیہ قرآنوں میں نہیں پائی جاتیں۔

(۱) اس قرآن میں آیتوں اور سوروں کو ان کے نزول کے مطابق ترتیب وار رکھا گیا تھا۔ اسی طرح مکی آیات کو مدنی آیات سے پہلے لکھا گیا تھا۔ اسی وجہ سے اس قرآن کو پڑھنے والے آیات کے تاریخی مراحل کو بخوبی سمجھ سکتے تھے یہی سبب ہے کہ اس قرآن کے ذریعہ احکام شریعت کی درجہ بندی نیز نسخ و منسوخ کو اچھی طرح سمجھا جاسکتا تھا۔

(۲) اس قرآن میں تمام آیات کی قراءت کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت کے مطابق لکھا گیا تھا

کیونکہ یہی قراءت سب سے صحیح اور اصلی تھی۔ اس قراءت میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں تھی۔ اس اعتبار سے اس قرآن کے ذریعہ مطالب کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ صحیح تفسیر تک رسائی بھی ایک آسان امر تھا۔ یہاں ایک ایسی چیز ہے جو خاصی اہمیت کی حامل ہے کیوں کہ بسا اوقات قراءت کا اختلاف بعض مفسرین کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے لیکن اس قرآن میں ایسا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

(۳) اس قرآن میں تنزیل اور تاویل دونوں کا تذکرہ تھا۔ تنزیل سے مراد یہ ہے کہ اس قرآن میں آیتوں اور سوروں کی مناسبت اور ان کے اسباب نزول کا بھی ذکر تھا۔ لیکن یہ سب اس قرآن کے حاشیہ پر تھا یہ حواشی، قرآن مجید کے مفہوم کو سمجھنے اور شبہات کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ تھے۔ اسی طرح اس قرآن میں تنزیل کے ساتھ تاویل کا بھی ذکر تھا۔ یہ تاویلیں اجمالی طور پر خاص مواقع پر نازل ہونے والی آیتوں کی شرح کے طور پر حاشیہ پر تحریر کی گئی تھیں۔ ان کے ذریعہ آیات کو سمجھنے میں مزید آسانی ہو تی حضرت علی علیہ السلام نے خود اس سلسلے میں فرمایا تھا: ولقد جئتم بالكتاب مشتملاً علی التنازل والتاویل ۵ (میں ایسا قرآن (جمع کر کے) لایا تھا جس میں تنزیل اور تاویل کا ذکر بھی شامل تھا)

اسی طرح فرمایا تھا: کوئی بھی آیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل نہیں ہوئی سوا یہ کہ آپ نے میرے لئے اس کو پڑھا اور مجھ سے اسے لکھنے کے لئے کہا اور میں اسے قید تحریر میں لایا۔ اسی طرح ہر آیت کے سلسلے میں تفسیر و تاویل، نسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ وغیرہ کو بھی میرے لئے بیان فرمایا اور میرے حق میں دعا فرمائی کہ خدا مجھے قرآن کو سمجھنے اور محفوظ رکھنے کی قوت عطا فرمائے۔ اس دن سے آج تک میں کوئی بھی آیت نہیں بھولا ہوں اور کوئی بھی علم یا حکمت جو مجھے تعلیم فرمائی ہے اسے فراموش نہیں کیا ہے ۶ اس بنا پر اگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد اس قرآن سے استفادہ کیا جاتا ہے جس میں شرح، تفسیر اور تاویل آیات بھی شامل تھیں تو دور حاضر کی قرآن فہمی سے متعلق اکثر مشکلات دور ہو جاتیں۔ (اس سلسلے میں مزید وضاحت کے لئے تاریخ یعقوبی ج ۳ ص ۱۱۳ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے)

حضرت علی علیہ السلام کے جمع کردہ قرآن کے ساتھ کیا ہوا؟

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خاص صحابی سلیم بن قیس ہلالی (متوفی ۹۰ھ قمری) نے جناب سلمان فارسی سے نقل کیا ہے کہ: جب حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کی بے رخی کا مشاہدہ کیا تو خانہ نشین ہو گئے اور اس وقت تک گھر سے باہر تشریف نہیں لائے جب تک قرآن مجید کو پوری طرح جمع نہ ہو گیا۔ آپ کے جمع کرنے سے قبل یہ کتاب الہی، کاغذ کے ٹکڑوں، باریک لکڑیوں اور پتوں پر لکھی ہوئی تھیں اور پراگندہ تھی۔ حضرت علی علیہ السلام نے اسکو مکمل کر لینے کے بعد (یعقوبی کی روایت کے مطابق) اس کو اونٹ پر حمل کیا اور مسجد میں لے کر آئے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب لوگ ابو بکر کے چاروں طرف جمع تھے۔ آپ نے ان سب سے کہا: پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد سے اب تک اس قرآن کو جمع کرنے میں تھا۔ اب اس کی پڑے پر مینے وہ سب جمع کر کے لکھ دیا ہے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے نہ پڑھا ہو

اور اس کیتفسیر و تاویل بیان نہ کی ہو ۔ کل کو یہ نہکھنا کہ میں اس سے غافل رہ گیا تھا ۔ اس وقت کسی سردار قبیلہ نے کھڑے ہو کر کہا آپ جو قرآن لے کر آئے ہیں اس کی چندانصرورت نہیں ہے جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے ۔ حضرتعلی علیہ السلام نے فرمایا : اب آج کے بعد اس قرآن کو ہرگز نہدیکھ سکو گے یہ کہہ کر آپ بیت الشرف تشریف لے آئے اور اسکے بعد کسی نے اس قرآن کو نہیں دیکھا ۔ ۷

جب جناب عثمان کے دور خلافت میں اصحاب و انصار کے درمیان قرآن کے نسخوسے متعلق شدید اختلاف پیدا ہوا تو طلحہ بن عبداللہ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے کہا کہ : آپ کو یاد ہے کہ ایک دنآپ نے اپنا جمع کردہ قرآن لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا لیکنلوگوں نے قبول نہیں کیا تھا ۔ کیا اچھا ہوتا کہ آج آپ اسکو دوبارہ لے آتے شاید اس سے یہ اختلافات ختم ہو جاتے حضرت علیہالسلام نے جواب نہیں دیا طلحہ نے پھر اپنی بات دہرائیتوحضرت علیہ السلام نے فرمایا : ”میں نے عمداً تمہاری باتکاجواب نہیں دیا تھا “ پھر طلحہ سے پوچھا : کیا جو قرآن لوگوںکے پاس ہے وہ پورا قرآن ہے یا اس میں کچھ اضافہ بھی ہوگیا ہے ۔ طلحہ نے کہا :وہ قرآن پورا ہے حضرتریال نے فرمایا : جب ایسا ہے تو اسکو لے لو اورعمل کرو ۔ اس طرح تم سب فلاح و نجات پا جاوگے ۔ طلحہ نے کہا : اگر آپ فرما رہے ہیں تو بس ٹھیک ہے پھر وہ کچھ نہیں بولا ۸ آن حضرت نے اس طرح اسلام کی وحدت اور قرآن مجید کی صلابتکو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچا لیا ۔

حوالہ جات :

- (۱) اس سلسلے میں بحارالانوار ج ۲۳ ص ۲۲۹ میں امام محمد باقر علیہالسلام سے روایت ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فقط تین دنمیں قرآن کو جمع کر لیا تھا۔(مترجم)
- (۲) الفہرست ص ۴۸/۴۷
- (۳) طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۱۰۱
- (۴) التسهیل لعلومالتنزیل ج ۱ ص ۴ والتمہید ج ۱
- (۵) الاء الرحمٰن ج ۱ ص ۲۵۷
- (۶) تفسیر برہان ج ۱ ص ۱۶ شمارہ ۱۲
- (۷) السقیفة ص ۸۲
- (۸) السقیفة ص ۱۲۴